روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 2 دسمبر 2011ء 6 محرم 1433 ہجری 2 فتح 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 272

رونے سے تکلیف ہوتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی والدہ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 3ص284- محمد بن احمد ذہبی موسسة الرسالہ بیروت- 1413ھ- طبع نہم)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اصل کامیابی

بعض لوگ پوچھ بیٹھا کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کیوں ناکام ہوئے اور یزید کیوں کامیاب ہوا۔ حالانکہ اگر غور کرتے تو یزید باوجود مال و دولت اور جاہ وحشم کے ناکام رہا اور حضرت امام حسینؓ باوجود شہادت کے کامیاب رہے۔ کیونکہ ان کا مقصد حکومت نہیں بلکہ حقوق العباد کی حفاظت تھا۔ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں مگر وہ اصول جس کی تائید میں حضرت امام حسینؑ کھڑے ہوئے تھے۔ یعنی انتخاب خلافت کا حق اہل ملک کو ہے۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہوسکتا۔ آج بھی ویسا ہی مقدس ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا بلکہ ان کی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام حسینؓ ہوئے نہ کہ یزید۔

(الفضل 12 جولائی 1929ء ص7)

حسینؓ کا لافانی مرتبہ

مظلومیت کا حربہ بہت بڑا حربہ ہے۔ دیکھو! یزید نے حضرت امام حسینؓ کو گالیاں دیں اور بہت ظلم کئے لیکن امام حسینؓ نے مظلومیت دکھائی اور نتیجہ دیکھ لو یزید کا کوئی نام بھی نہیں لیتا اور حضرت امام حسینؓ کا آج بھی ماتم کیا جاتا ہے۔ تو مظلومیت کا رتبہ بڑا ہے جس کی ہمارے دوستوں کو قدر کرنی چاہئے اور اگر وہ ظالموں کی صف میں کھڑا ہونے کی بجائے مظلومیت دنیا کے سامنے پیش کریں تو یہ زیادہ اچھا ہے۔ مومن تو دنیا میں آتا ہی مظلوم بننے کے لئے ہے۔ اس کی مثال تو اس شخص کی ہوتی ہے جو دولڑنے والوں کو چھڑاتا ہے اور جسے دونوں ہی مارتے ہیں اور اس طرح اس کا کام ہی مظلوم بننا ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 1 ص 499)

سب سے مقدم نماز

24/جون 1934ء کو حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان میں ایک نووارد شخص نے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا کہ کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

ہر (-) کے لئے سب سے مقدم چیز نماز ہے۔ چاہے کچھ ہو، صحت ہو یا بیماری، جنگ ہو یا امن۔ سردی ہو یا گرمی۔ سفر ہو یا حضر۔ کوئی حالت ہو۔ نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔ بلکہ ضروری شرائط کے ساتھ ادا کرنی چاہئے اور پورے اطمینان کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نماز مومن کی خداتعالیٰ سے ملاقات ہے اور جب کوئی شخص بادشاہ کی ملاقات بڑی قابل قدر چیز سمجھتا ہے۔ بے حد اشتیاق کے ساتھ اس کے لئے جاتا ہے اور تمام آداب کو ملحوظ رکھتا ہے تو پھر خداتعالیٰ کی ملاقات کے لئے مومن کو جو اہتمام کرنا چاہئے وہ ظاہر ہے پس نماز کا ناغہ نہیں ہونا چاہئے۔...... کے عملی احکام میں سے سب سے ضروری اور اہم حکم نماز ہے۔ یہ کسی حالت میں نظرانداز نہیں ہونا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل۔29/اپریل 2011ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے جو بذریعہ نیلامی مورخہ 7 دسمبر 2011ء کو صبح 9 بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند افراد استفادہ فرمائیں۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان : میز لکڑی ، کرسیاں، ائیر کولر، الماریاں لکڑی، بیٹریاں، سیلنگ فین سکریپ لوہا، سکریپ لکڑی وغیرہ

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

آؤ ہم حسینؓ کے نقش قدم پر چلیں

حضرت مصلح موعود کے قلم سے الفضل کا ایک اداریہ

وہ نام جن کے زبان پر آنے کے ساتھ رفیع و بلند کیفیتیں اور تعظیم وتکریم کے عظیم الشان جذبات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ناموں میں سے ایک وہ نام بھی ہے جس کو آج ہم نے زیب عنوان بنایا ہے۔ کونسا...... ہے جس کے دل و دماغ پر حسینؓ کے نام کو سنتے ہی ایک غیر معمولی کیفیت طاری نہیں ہو جاتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس نام کے حروف اور ان کی ترکیب میں کوئی ایسی بات ہے جو یہ اثر ہمارے دلوں پر کرتی ہے ان میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت محض حروف کا حسن ہی کسی لفظ کی کشش کا باعث ہوتا ہے اور حسین کے لفظ میں بھی وہ حسن ضرور موجود ہے لیکن وہ خاص کیفیت جو اس نام کے لینے اور سننے سے ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے وہ یقیناً صرف اس حسن آواز اور لوچ کی پیداوار نہیں ہے جو ان حروف یا ان کی ترکیب میں ہے جن سے حسین کا لفظ بنا ہے۔

تھوڑے سے غور سے ہم کو معلوم ہوگا کہ اس لفظ یا نام کے ساتھ کچھ ایسے عظیم الشان واقعات وابستہ ہوگئے ہیں کہ گو ان واقعات کا پورا پورا نقشہ ہمارے سامنے نہ بھی آئے لیکن جب ہم اس نام کو زبان سے دہراتے ہیں تو جو کیفیت ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے اس کی ساخت میں ان واقعات کا سایہ ضرور گزر رہا ہوتا ہے جو اس انسان کو پیش آئے تھے جس نے میدان کربلا میں صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے نہ صرف اپنی جان کو قربان کر دیا تھا بلکہ اپنے خاندان کے قریب تمام نرینہ افراد کو اس غرض کے لئے اپنی آنکھوں سے خاک وخون میں تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ ہے وہ مدھم سا پس منظر جو اس لفظ یا نام کی پُراثر طاقت کا حقیقی منبع ہے اور اس کو دہراتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے ابھر آتا ہے۔ عربوں میں ویسے تو یہ نام کوئی خاص نام نہ تھا بلکہ عام تھا کئی اشخاص کے نام حسین تھے۔ اس میں کوئی خاص کیفیت یا کشش نہ تھی اب یہ نام صرف ایک عظیم الشان ہستی کا نام ہونے کی وجہ سے کچھ ایسی کیفیتوں کا حامل ہوگیا ہے کہ جب کوئی ...... یہ نام سنتا ہے یا اپنی زبان سے دہراتا ہے تو اس کے رگ و پے میں ایک ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نام میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہی نام اب اس قدر عام ہوگیا ہے کہ شاید ہی کوئی گاؤں ہوگا جہاں تین چار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اشخاص ایسے نہ ہوں جن کا نام حسین ہو لیکن جب ان میں سے ہم کسی کو اس نام سے پکارتے ہیں تو وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس نام سے ہماری مراد وہ خاص ہستی ہوتی ہے جس کی وجہ سے...... میں اس کو یہ قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اپنی ذات میں خواہ کتنا بھی اچھا ہو جب تک اس نام کے ساتھ اس شخص کا کام بھی ہمارے دل کی آنکھ میں متشکل نہ ہو محض نام کوئی خاص کیفیت پیدا نہیں کرسکتا۔

ایک پُراثر اور دلکش شعر میں جو الفاظ ہوتے ہیں وہی معمولی الفاظ ہوتے ہیں جو ہم اپنے روزمرہ میں استعمال کرتے ہیں لیکن آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شاعر کو بعض وقت اس طرح بھی داد دی جاتی ہے کہ

''صاحب! آپ نے فلاں لفظ میں جان ڈال دی ہے''

یہاں جان ڈالنے کے معنی صرف یہ ہوتے ہیں کہ شاعر نے اس خاص لفظ کو لفظوں کے ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے کہ گویا اس میں جان پڑ گئی ہے۔ لفظ کی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ماحول کی وجہ سے کسی لفظ میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح کسی نام میں اس شخص کے کام کی وجہ سے جان پڑتی ہے جس کا وہ نام ہوتا ہے۔

اب اگر ہم ہزار بار نہیں لاکھ بار حسین حسین اپنی زبان سے رٹیں اور وہ واقعات ہمارے ذہن میں نہ ہوں جو میدان کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش آئے تھے، وہ استقامت، وہ جانبازی، وہ قربانی کی روح جو انہوں نے اس وقت دکھائی اگر ہم کو یاد نہ آئے تو محض حسین حسین پکارنے سے نہ تو اس عظیم الشان نام کی وہ عزت و تکریم ہمارے دل میں پیدا ہوسکتی ہے جس کا وہ مستحق ہے اور نہ ہماری اپنی ذات کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ ان واقعات کو دہرانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہم ان واقعات سے سبق حاصل نہ کریں محض ان واقعات کو دہرا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک ان کو اس طرح پیش نہ کیا جائے کہ سن کر ہم میں بھی ویسے ہی کام کرنے کے جذبات پیدا نہ ہوں، ویسا ہی جوش نہ اٹھے۔

وہ مثالی قربانی جو خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیینﷺ کے اس عظیم الشان بیٹے نے میدان کربلا میں پیش کی۔ ہم اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان بلکہ ان پڑھ...... بھی کچھ نہ کچھ ان کا علم ضرور رکھتا ہے۔ اس وقت ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آؤ اس نام کو ہم بے فائدہ رٹ رٹ کر بدنام نہ کریں بلکہ ان کاموں کی تقلید کی کوشش کریں جو اس ہستی نے میدان کربلا میں دکھا کر ایک عالم سے خراج تحسین حاصل کیا جن کی وجہ سے یہ معمولی سا نام زندہ ہوگیا اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگیا اور ان باتوں پر غور کریں جن باتوں سے متاثر ہو کر محمد علی جوہر مرحوم نے یہ شعر کہا تھا۔ ؎

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس وقت ہر...... میدان کربلا میں ہے اگر ہم کو اس میدان میں مرنا ہی ہے تو آؤ ہم بھی حسینؓ کی موت مریں تا کہ اس کی طرح ہمارا نام بھی زندۂ جاوید ہو۔ ورنہ جو پیدا ہوتا ہے ایک دن مرتا ہی ہے۔ کتنے تھے جن کے نام حسین تھے جو مر گئے مگر ان کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا مگر ایک حسینؓ ہے صرف ایک حسینؓ جس کو دنیا بھلانا بھی چاہے تو نہیں بھلا سکتی جس کو دل سے مٹانا بھی چاہے تو نہیں مٹا سکتی کیونکہ اس حسین نے اپنے نام کو اپنے کام سے صفحہ ہستی پر پتھر کی لکیر بنا دیا ہے۔ کیونکہ اس نام کی پشت و پناہ وہ عظیم الشان قربانی ہے جو مردہ ناموں کے جسموں میں جان ڈال دیا کرتی ہے کیونکہ اس نے اپنے نام کو ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے جس سے وہ روشنی کا مینار بن گیا ہے اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تمہارا نام بھی روشنی کا ایسا مینار بن جائے جو ع

شب تاریک و بیم موج و دریائے چنیں حایل

کے عالم میں دوسروں کو ساحل مراد کا نشان دکھائے تو تم کو بھی وہی کام کرنے ہوں گے جو حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے۔

(الفضل لاہور 23 نومبر 1947ء)

(انوار العلوم جلد 19 ص 303)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

7 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:30 am	عربی سروس
2:35 am	ان سائیٹ
3:00 am	گلشن وقف نو
4:15 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع
5:05 am	ریئل ٹاک
6:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	درس ملفوظات
7:00 am	یسرنا القرآن
7:30 am	لقاء مع العرب
8:30 am	عربی سیکھئے
8:55 am	سوال وجواب
9:55 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع 2010ء
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:45 pm	یسرنا القرآن
1:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
1:45 pm	گلشن وقف نو
3:00 pm	سوال وجواب
3:45 pm	انڈونیشین سروس
5:05 pm	سواحیلی سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:55 pm	زندہ لوگ
7:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2011ء
8:50 pm	بنگلہ سروس
10:00 pm	دعائے مستجاب
10:30 pm	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
10:55 pm	فقہی مسائل
11:30 pm	دعائے مستجاب

8 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:20 am	خطاب حضور انور
1:25 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
1:45 am	دعائے مستجاب
2:10 am	ریئل ٹاک
3:15 am	فقہی مسائل
3:50 am	گلشن وقف نو
5:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2006ء
6:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:35 am	تلاوت قرآن کریم
6:50 am	درس حدیث
7:00 am	لقاء مع العرب
8:00 am	فقہی مسائل
8:35 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:15 am	دعائے مستجاب
9:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2006ء
11:05 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:20 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:15 pm	یسرنا القرآن
1:40 pm	خلافت کا سفر
2:05 pm	فیتھ میٹرز
3:15 pm	سیرت النبیﷺ
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	پشتو سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	زندہ لوگ
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	ترجمۃ القرآن
9:25 pm	سیرت النبیﷺ
10:15 pm	خلافت کا سفر
10:40 pm	یسرنا القرآن

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

روحانی اور جسمانی قوانین کے متعلق حضرت مسیح موعود کے پُر معرفت اور روح پرور ارشادات

ہستی باری تعالیٰ، مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حقانیت کا بیان

خدا کے کلام پر غور کرو۔ مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں۔ علوم جدیدہ کو دین کے تابع کرو

مرتبہ: مکرم رانا محمد سلیمان صاحب

''فلسفی لوگ تمام مدار ادراک معقولات اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں۔ مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے...... پس ان تجارب صحیحہ روحانیہ سے ثابت ہے کہ دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں ہاں اگر دماغ صحیح واقعہ ہو اور اس میں کوئی آفت نہ ہو۔ تو وہ دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہوتا ہے اور دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے۔ اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے جو پانی کو کنواں سے کھینچ سکتی ہے اور دل وہ کنواں ہے جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 283)

''بڑا فتنہ اس زمانے کا دہریت والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دیرپا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 300)

''اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے، بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے۔ جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کروں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 174)

خدا کی ذات محض عقل انسانی سے دریافت نہیں کی جاسکتی اور نہ شناخت کی جاسکتی ہے جب تک انسان زندہ خدا کی زندہ طاقتیں مشاہدہ نہ کرے اور توحید کا حصول اور کامل توحید آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

خدا کی ذات اور توحید کا حصول

''(میں)...... اپنے ذاتی تجربوں کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 12)

''خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاموں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دُنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شئی لازمی نہیں آتا''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 120)

''بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 121)

اجرام فلکی و عناصر ارضی

''اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے۔ یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے''۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 423)

''جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادہ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا۔ تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے۔ تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا''۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 425)

خدا کا کلام ایک معجزہ

''اگرچہ ہم اپنے تجربہ اور قرآن شریف کے معجزہ کی بناء پر یہ ایمان لاتے ہیں کہ خدا کا کلام ہر حال میں معجزہ ہوتا ہے، لیکن قرآن شریف کا اعجاز جس کاملیت اور جامعیت کے ساتھ معجزہ ہے۔ دوسرے کو ہم اس جگہ پر نہیں رکھ سکتے، کیونکہ بہت سی وجوہ اور صورتیں اس کے معجزہ ہونے کی ہیں اور کوئی شخص اس کی مثال بنانے پر قادر نہیں۔...... محض کلام کے اشتراک یا الفاظ کے اشتراک سے یہ کہہ دینا کہ کوئی معجزہ نہیں، نری حماقت اور اپنی موٹی عقل کا ثبوت دینا ہے، کیونکہ ان اعلیٰ مدارج اور کمالات پر ہر شخص اطلاع نہیں پا سکتا، جو باریک بین نگاہ دیکھ سکتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 25)

الہام کا مرکز دل

''ہم اب بھی خدا تعالیٰ کا قانون قدرت مشاہدہ کرتے ہیں جس مشاہدہ کے ہم خود گواہ رویت ہیں کہ یہی سنت اور قانون قدرت ہے کہ خدا کا کلام مع الفاظ دل پر نازل ہوتا اور زبان پر جاری ہوتا ہے وہ صرف مفہوم نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ لفظ بھی ہوتے ہیں اور جیسا کہ خدا کا فعل بے نظیر ہے ایسا ہی وہ خدا کا کلام بھی بے مثل ہوتا ہے اس طرح پر کہ نہایت درجہ کی بلاغت فصاحت کے ساتھ امور غیبیہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک طاقت اور برکت اور کشش ہوتی ہے جو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ایک نور ہوتا ہے جو تاریخی کو دور کرتا ہے اور پیروی کرنے والے کو اس نور سے منور کرتا ہے اور اس کو خدا سے نزدیک کر دیتا ہے۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 95)

مادی اور الہامی غنودگی میں فرق

''طبعی تحقیق کے لحاظ سے نیند آنے کے اسباب محض مادی ہیں اور جب وہ کم ہو جاتے ہیں تو نیند بھی کم ہو جاتی ہے اور ان کے بحال کرنے کے لئے مسکن دماغ اور مرطب چیزیں استعمال کرتے ہیں جیسے برومائڈ اور روغن خشخاش اور روغن تخم کدو اور روغن بادام وغیرہ مگر مکالمہ الٰہیہ کے وقت میں جو انسان کو ایک قسم کی نیند اور غنودگی آتی ہے جس غنودگی کی حالت میں خدا کا کلام دل پر نازل ہوتا ہے وہ غنودگی اسباب مادیہ کی حکومت اور تاثیر سے بالکل باہر ہے اور اس جگہ طبعی کے تمام اسباب اور علل معطل اور بیکار رہ جاتے ہیں۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 111)

''ہمارا تجربہ ہے کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر اور بعض اوقات بغیر غنودگی کے خدا کا کلام ٹکڑہ ٹکڑہ ہو کر زبان پر جاری ہوتا ہے جب ایک ٹکڑہ ختم ہو چکتا ہے تو حالت غنودگی جاتی رہتی ہے پھر ملہم کے کسی سوال سے یا خود بخود خدا تعالیٰ کی طرف سے دوسرا ٹکڑا الہام ہوتا ہے اور وہ بھی اسی طرح کہ تھوڑی غنودگی وارد ہو کر زبان پر جاری ہو جاتا ہے اسی طرح بسا اوقات ایک ہی وقت میں تسبیح کے دانوں کی طرح نہایت بلیغ فصیح لذیذ فقرے غنودگی کی حالت میں زبان پر جاری ہوتے جاتے ہیں اور ہر ایک فقرہ کے بعد غنودگی دور ہو جاتی ہے اور وہ فقرے .... دل پر اثر کرتے ہیں ایک لذت محسوس ہوتی ہے اس وقت دل نور میں غرق ہوتا ہے گویا خدا اس میں نازل ہے اور دراصل اس

کو الہام نہیں کہنا چاہئے بلکہ یہ خدا کا کلام ہے‘‘۔
(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 314)

اہل اللہ کا قرب الٰہی

’’ہمارے تجربہ میں آیا کہ اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو، تمام وکمال اپنے رنگ کے نیچے متوازی کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ظلی طور پر صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اس سے بدوں دعا والتماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیت کے خواص رکھتے ہیں اور وہ ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو جس طرح کہتے ہیں۔ اسی طرح ہو جاتی ہیں‘‘۔
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 75)

’’یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

آگ سے صاف بچائے گئے

’’یہ محقق امر ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خو اور طبیعت پر آئے تھے۔ مثلاً جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید سے محبت کر کے اپنے تئیں آگ میں ڈال لیا اور پھر قلنا یا نار کونی (۔) کی آواز سے صاف بچ گئے۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں توحید کے پیار سے اس فتنہ کی آگ میں ڈال لیا جو آنجناب کی بعثت کے بعد تمام قوموں میں گویا تمام دنیا میں بھڑک اٹھی تھی۔ اور پھر آواز واللہ یعصمک من الناس سے جو خدا کی آواز تھی اس آگ سے صاف بچائے گئے‘‘۔
(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 476)

’’ہم اپنی پوری تحقیق کی رو سے سید المعصومین اور ان تمام پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے‘‘۔
(آریہ دھرم۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 84)

آنحضرت کا مقام

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے‘‘۔
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 82)

اتباع رسول میں حصول رضائے الٰہی

’’میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک وہ رسول اللہ کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 132)

’’میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے‘‘۔
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 67)

حضرت ابوبکر کا مقام

’’حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک کامل عارف باللہ انسان تھے۔ جن کے خلق، حلم اور بردباری سے پُر تھے۔ اور رحم کرنے والی فطرت رکھتے تھے۔ وہ تواضع اور انکسار کے لبادہ میں ملبوس رہتے تھے۔ بہت زیادہ درگزر، شفقت اور رحم کرنے والے انسان تھے۔ وہ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور ان کی روح رسول اللہ ﷺ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ وہ اس کے نور سے ڈھانپے گئے تھے۔ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے۔ اور خیر الانام سیدنا محمد ﷺ کے مظہر اول تھے۔ وہ نبی نہ تھے مگر نبی والی قوتیں (صلاحیتیں) رکھتے تھے۔ اسی کے صدق اور سچائی کی وجہ سے اسلام کے باغ میں رونق و خوبصورتی اپنے کمال کو پہنچی۔ ان مصیبتوں کے بعد جو اسلام کو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وارد ہوئیں میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ میں سچا پایا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑی تحقیق کے بعد کھلا ہے‘‘۔
(ترجمہ عربی عبارت از سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 355)

فضیلت و برکات قرآن کریم

’’یہ امر ثابت شدہ ہے کہ قرآن شریف نے دین کے کامل کرنے کا حق ادا کر دیا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے...........(المائدہ:4)
یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور میں اسلام کو تمہارا دین مقرر کر کے خوش ہوا۔ سو قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی۔ وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا‘‘۔
(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 80)

مذہب اور سائنس میں اختلاف نہیں

’’سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول.........کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی‘‘۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 677)

خدا کے کلام قرآن پر غور

’’میں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلیٰ درجے کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا تو مجھے یہ پُر معرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریق سے نجات دیوے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھلاوے۔ پھر انسان کی نیچر عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے تا وہ اعتدال پا کر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آ جائیں‘‘۔
(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 324)

علم الادیان اور علم الابدان

’’ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طب جسمانی کے قواعد کلیہ اور اصول علمیہ اور ستہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں اور جب میں نے ان کتابوں کو پیش نظر رکھ کر جو طب جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعد کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں اور اگر خدا نے چاہا اور زندگی نے وفا کی تو میرا ارادہ ہے کہ قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھ کر اس جسمانی اور روحانی تطابق کو دکھلاؤں۔ غرض آسمان کے نیچے کوئی دوسری کتاب نہیں پائی جاتی کہ جو طب جسمانی اور طب روحانی میں اس قدر تطابق دکھلا کر قانون قدرت کے معیار کو اپنی پیروی کرنے والوں کے ہاتھ میں دے دے۔ اس لئے میں پورے یقین سے سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کے مقابل پر تمام دوسرے مذاہب ہلاک شدہ ہیں‘‘۔
(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 103)

علوم جدیدہ کا ایک نقصان

’’علوم جدیدہ کا بھی ایک قسم کا (۔) پر حملہ ہے۔ آجکل کی تعلیم، فلسفہ طبعی، اور ہیئت بھی انسان کو ایک غلطی میں ڈالتی ہے۔ میں تجربہ سے دیکھ رہا ہوں کہ اکثر لوگ جنہوں نے خواہ مکمل طور پر ان علوم کو حاصل کیا ہو خواہ ناقص طور سے وہ عموماً بے قید زندگی اختیار کر لیتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ (۔) اور آنحضرتؐ کی عزت ہی ان کے دلوں سے اٹھ جاتی ہے اور پھر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ خود خدا سے بھی انکار کر بیٹھتے ہیں ان کے کلام سے ہی ایک قسم کی بدبو آتی ہے‘‘۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 647)

علوم جدیدہ کو دین کے تابع کرنا

’’لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے کہ جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (۔) سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (۔) کے تابع کرتے۔ الٹا (۔) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمت کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو‘‘۔
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 43)

تحقیق کا طریق

’’یادرکھو حقائق اور معارف کا تعلق علوم سے ہے۔جس قدر معرفت وسیع ہوگی حقائق کھلتے جائیں گے۔پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک و صاف کر کے کرے۔ جس قدر دل تعصب اور خودغرضی سے پاک ہوگا۔ اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آجائے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 468)

کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات
کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟
(درثمین)

علوم کا سمندر قرآن

’’پھر علاوہ اس کے قرآن شریف نے تائید دین میں اور علوم سے بھی اعجازی طور پر خدمت لی ہے اور منطق اور طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم نفس اور طبابت اور علم ہندسہ اور علم بلاغت و فصاحت وغیرہ علوم کے وسائل سے علم دین کو سمجھانا اور ذہن نشین کرنا یا اس کا تفہیم درجہ بدرجہ آسان کر دینا یا اس پر کوئی برہان قائم کرنا یا اس سے کسی نادان کا اعتراض اٹھانا مدنظر رکھا ہے غرض طفیلی طور پر یہ سب علوم خدمت دین کے لئے بطور خارق عادت قرآن شریف میں ایک عجیب طرز سے بھرے ہوئے ہیں جن سے ہر یک درجہ کا ذہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد2 صفحہ 75)

’’.........سو خدا تعالیٰ ان آیتوں میں یہ سکھاتا ہے کہ جو مصیبتیں میں تم پر ڈالتا ہوں وہ بھی علم اور تجربہ کا ذریعہ ہیں۔یعنی ان سے تمہارا علم کامل ہوتا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد10 ص 446)

جسم اور روح کا تعلق

’’ہمارا قدیم کا تجربہ ہمیں یقینی طور پر یہ سکھلاتا ہے کہ ہماری روح بغیر تعلق جسم کے بالکل نکمی ہے۔سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت میں ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوشحالی کو پاسکتی ہے۔......کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سمجھاتا کہ روح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے......سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے (۔) اصول کی روح سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے۔گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہوجاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد10 صفحہ 404)

جسمانی اعضاء کا روح پر اثر

’’غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے۔مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی رو دیں، مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔تب دل بھی آنکھوں کی پیروی میں غمگین ہوجاتا ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن صفحہ 320)

غذاؤں کا روح پر اثر

’’ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔مثلاً ذرہ غور سے دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہوتی جاتی ہے۔یہاں تک کہ نہایت بزدل ہوجاتے ہیں.........پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے۔پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد10 صفحہ 320)

روحانی پاکیزگی کے لئے جسمانی پاکیزگی ضروری

’’ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدخطرات یعنی بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی حرج ہوجاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لاسکتے۔‘‘

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 333)

فلسفہ دعا کا عرفانی بیان

’’ہزاروں عارفوں راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دعا میں ایک قوت جذب ہے اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارے میں اپنے ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں اور تجربہ سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں‘‘۔

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 حاشیہ صفحہ 232)

’’میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔‘‘

(برکات الدعا۔روحانی خزائن جلد6 صفحہ 11)

ایک نعمت اور تجربہ

’’دعا کو مضبوطی سے پکڑو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کردے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 149)

’’کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 240)

حضور اپنے صاحب تجربہ ہونے کی بنا پر قبولیت دعا کے فلسفہ کو یوں بیان کرتے ہیں۔

’’ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا ہے لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے.........تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کی حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لاسکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔‘‘

(تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 68)

’’پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب درحقیقت اس میں ایک قوت کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراح صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔‘‘

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 241)

روحانی لذت ایک عمیق راز

’’روحانی لذت تو ایک باریک اور عمیق راز ہے جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہوجائے۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 266)

روزہ سے کشفی قوت

’’روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 102)

’’اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی......اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور سبز اور بعض سرخ تھے۔ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا.........‘‘۔

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد13 صفحہ 198-199)

متفرق تجربات و مشاہدات

’’پس اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کہ کفارہ کا۔‘‘

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد20 صفحہ 150)

پھر فرمایا:

’’ہم نے خوب غور کرلیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقویٰ ہی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 261)

وقف زندگی کی اہمیت

’’میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔پس میں چونکہ خود

تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔تب بھی میں (۔) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 370)

صحبت صالحین سے لاپرواہی

''علاوہ اس کے مشاہدہ صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہوکر عمر گزارتے ہیں ان کے علوم وفنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 51)

دوسروں کے لئے دعا کا فائدہ

''دوسروں کے لئے دعا کرنے سے ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 353)

قبور کا روح کے ساتھ تعلق

''قبور کے ساتھ جو تعلق ارواح کا ہوتا ہے یہ ایک صداقت تو ہے مگر اس کا پتہ دینا اس آنکھ کا کام نہیں یہ کشفی آنکھ کا کام ہے کہ وہ دکھلاتی ہے اگر محض عقل سے اس کا پتہ لگانا چاہو تو کوئی عقل کا پتہ اتنا ہی بتلائے کہ روح کا وجود بھی ہے یا نہیں؟ ہزار اختلاف اس مسئلہ پر موجود ہیں اور ہزار فلاسفر دہریہ مزاج موجود ہیں جو منکر ہیں۔''

''پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ روح کے متعلق علوم چشمۂ نبوت سے ملتے ہیں تو یہ امر کہ ارواح کا قبور کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اسی چشم سے دیکھنا چاہئے اور کشفی آنکھ نے بتلایا ہے کہ اس تودۂ خاک سے روح کا ایک تعلق ہے۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 190,191)

''(۔) میں یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی ہے کہ ہر ایک کو قبر میں ہی ایسا جسم مل جاتا ہے جو لذّات اور عذاب کے ادراک کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ہم ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتے کہ وہ جسم کس مادہ سے طیّار ہوتا ہے کیونکہ یہ فانی جسم تو کالعدم ہو جاتا ہے اور نہ کوئی مشاہدہ کرتا ہے کہ درحقیقت یہی جسم قبر میں زندہ ہوتا ہے اس لئے کہ بسا اوقات یہ جسم جلایا بھی جاتا ہے اور عجائب گھروں میں لاشیں بھی رکھی جاتی ہیں اور مدتوں تک قبر سے باہر بھی رکھا جاتا ہے۔ اگر یہی جسم زندہ ہو جایا کرتا تو البتہ لوگ اس کو دیکھتے۔مگر بایں ہمہ قرآن سے زندہ ہو جانا ثابت ہے۔لہٰذا یہ ماننا پڑتا ہے کہ کسی اور جسم کے ذریعہ سے جس کو ہم نہیں دیکھتے انسان کو زندہ کیا جاتا ہے اور غالباً وہ جسم اسی جسم کے لطائف جوہر سے بنتا ہے تب جسم ملنے کے بعد انسانی قویٰ بحال ہوتے ہیں اور یہ دوسرا جسم چونکہ پہلے جسم کی نسبت نہایت لطیف ہوتا ہے اس لئے اس پر مکاشفات کا دروازہ نہایت وسیع طور پر کھلتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد13 کتاب البریہ صفحہ 70-71)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔فرمایا:

''حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دنیاوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے ....مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔''

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 2008ء)

نماز میں عدم توجہ سے محبت الٰہی سرد

کسی چیز سے جب تک انسان کو عشق نہ ہو پوری توجہ پیدا نہیں ہوسکتی۔نماز میں عدم توجہ کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:

''مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں۔اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے ...... اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو؟......پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 25-28)

چاند کے پار لے جانے والا راکٹ۔آریس اول

دھات کوئی ڈی این اے نہیں رکھتی اور نہ ہی مشینوں میں جین ہوتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مشینیں نسل نہیں چلا سکتیں......حقیقتاً ہر جدید مشین کسی نہ کسی طور وراثت میں اپنی نسل کی پچھلی مشینوں سے کچھ خصوصیات حاصل کرتی ہیں۔اب آریس اول راکٹ ہی کو لیجئے جسے ماہرین نے ''2009ء'' کی بہترین ایجاد قرار دیا ہے۔یہ مشین انسانوں کو چاند اور مریخ سے بھی ماورا کی تصوراتی و طلسماتی دنیا میں لے جائے گی، مگر یہ بھی اپنے اندر پچھلے راکٹوں کی نشانیاں سموئے ہوئے ہے۔

پچھلے چالیس برس میں انسان کئی وجوہ کی بنا پر چاند سے آگے نہیں جاسکا۔ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ہمارے پاس طاقتور راکٹ نہ تھے جو ہمیں چاند کے پار لے جاتے۔سپیس شٹل انسان اور مال واسباب خلا تک پہنچا سکتی ہے پھر بس! گویا وہ ایک طرح کا اڑتا ٹرک ہے۔اسی لئے پچھلے کئی برس سے امریکہ کا خلائی ادارہ ناسا طاقتور راکٹ ایجاد کرنے کی سعی کر رہا تھا۔ آخر اس نے 28/اکتوبر 2009ء کو آریس اول کا تجربہ کر ہی لیا جو بڑا کامیاب رہا۔ دور سے آریس اول کو دیکھئے تو وہ کسی سفید تنے کے مانند نظر آتا ہے جس کا کوئی مصرف نہیں۔قریب جائیے تو وہ دیوہیکل مشین میں بدل جاتا ہے۔ وہ 327 فٹ (100 میٹر) لمبا ہے۔ بیشتر راکٹوں کی طرح یہ بھی دو بنیادی حصے ...... پہلا اور دوسرا مرحلہ (سٹیج) رکھتا ہے۔ پہلے مرحلے میں ایندھن راکٹ نصب ہیں اور دوسرے مرحلے میں انجن، کیبن وغیرہ۔

آریس اول دیکھنے بھالنے میں پرانے راکٹوں سے ملتا جلتا ہے۔بظاہر یہی خامی اسے ممتاز بناتی ہے۔دراصل نئی چیز بنانے کے شوق میں ناسا نے سپیس شٹلیں بنائیں تو تمام قوانین توڑ ڈالے۔ بعدازاں اسے اس خطرناک مہم جوئی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔دراصل شٹلوں میں خلاباز ایندھن یا انجن کے آس پاس بیٹھتے ہیں۔ نتیجتاً جب چیلنجز اور کولمبیا کسی خرابی کے باعث تباہ ہوئیں تو خلاباز بھی موت کے منہ میں پہنچ گئے۔ پھر ان شٹلوں کو بار بار اڑایا جاتا ہے۔ لہٰذا انہیں بہت دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے (راکٹ ایک بار اڑانے کے بعد نئے سرے سے بنائے جاتے ہیں)

انہی وجوہ کی بناء پر جب ناسا نے اگلی نسل کے راکٹوں پر کام شروع کیا تو فیصلہ ہوا کہ ماضی سے رجوع کیا جائے۔اس سلسلے میں انہوں نے سٹیزن پنجم راکٹ کو مرکز نگاہ بنایا۔ یہ راکٹ جرمن سائنسدان، ورنروان براون کے ذہن رسا کا کرشمہ تھا۔اسی کی زبردست ذہنی صلاحیتوں سے استفادہ کر کے امریکیوں نے اپنے پہلے راکٹ بنائے۔ عجیب بات کہ براون ہی کے تجربوں نے ہٹلر کو V2 میزائل دے ڈالا جس نے برطانوی شہریوں کو نشانہ بنایا۔اگرچہ وان براون نے اپنی تحقیق میں امریکی موجد، رابرٹ گوڈارڈ سے کافی مدد لی تھی اور رابرٹ سترہویں صدی کے ایک پولش موجد، کازیمرز سیمنیوکز کے تجربات سے مستفید ہوا تھا۔

آریس اول قدیم راکٹوں کا جدید ترین نمونہ ہے۔یہ انتہائی مضبوط مگر ہلکی پھلکی دھاتوں سے تیار ہوا ہے۔اس میں طاقتور انجن لگے ہیں۔ پھر بیشتر کام کمپیوٹر انجام دیتے ہیں۔ گویا یہ طاقت اور پائیداری کا بہترین امتزاج ہے۔ خیال ہے، آریس اول کے ذریعے اپالونما خلائی جہاز 2015ء میں چھوڑا جائے گا۔اس پر چار خلاباز سوار ہوں گے۔ ناسا آریس راکٹوں کی دیگر اقسام بھی تیار کرنے میں مصروف ہے۔ مثلاً آریس پنجم جو 380 فٹ لمبا دیو ہوگا۔ اس کے ذریعے بھاری آلات مثلاً چاند پر اترنے والی گاڑیاں خلا میں پہنچائی جائیں گی۔ خلاباز چاند کی طرف جاتے ہوئے وہاں سے گاڑیاں لے لیا کریں گے۔ نئے راکٹوں کی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان کو چاند سے پرے لے جاسکتے ہیں۔ یہ تصور ہی انسان میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ مریخ یا دیگر سیاروں تک جانے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے کہ کیونکر خطرات سے پاک ایسے خلائی جہاز بنائے جائیں جو آسانی سے وہاں اتر سکیں اور پھر سہولت سے دوبارہ اڑ جائیں۔ ظاہر ہے چند انسانوں کا کروڑوں میل ویران واجاڑ سیارے پر جانا بڑے دل گردے کی بات ہے۔ ناسا کے سائنسدان اور محقق اسی سلسلے میں تحقیق کر رہے ہیں۔ مستقبل میں یہ پروگرام بھی ہے کہ خلا میں ''خلائی سٹیشن'' قائم کئے جائیں۔ وہاں ہر قسم کا سامان موجود ہوتا کہ آتے جاتے خلاباز اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز چاند پر انسانی بستیاں بسانے کا بھی خیال ہے۔مگر یہ تمام منصوبے تبھی عملی جامہ پہن سکتے ہیں۔ جب خلائی سفر تیز رفتار اور سہل ہو جائے۔ کیا خبر، ہزاروں سال بعد انسان واقعی ویسے ہی سفر کرنے لگے جیسے سائنس فکشن فلموں کے کردار کرتے ہیں۔

انسان دراصل اسی سمت قدم بڑھا رہا ہے کیونکہ زمین کو ایک نہ ایک دن تباہ ہو جانا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چند ارب سال بعد سورج پھیلنے لگے گا۔تب بڑھتی تپش زمین پر زندگی نگل جائے گی۔ اس وقت تک انسان نے کئی مربع میل پر پھیلے اور انتہائی تیز رفتار جہاز بنا لئے تو وہ اپنی تباہی سے بچ سکتا ہے۔ پھر کیا خبر کہ اسے کائنات میں کہیں اور زمین جیسا سیارہ مل جائے ...... یا بنی نوع انسان کی آخری نسلیں خلائی جہازوں میں دم توڑ دیں۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ کھوکھر غربی ضلع گجرات اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم صوفی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید چہرے کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ لاہور کے ایک ہسپتال میں ان کے چہرے کا آپریشن متوقع ہے۔ پہلے بھی چہرے کے متعدد آپریشن ہو چکے ہیں۔ کئی ماہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب کرتے ہوئے شفاء عطا فرمائے اور بعد کی تمام پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن مورخہ 3 دسمبر 2011ء کو ربوہ آئی کلینک میں متوقع ہے۔ احباب کرام سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم مدثر نذر چیمہ صاحب محلّہ دارالشکر ربوہ کی بڑی بیٹی عزیزہ تمثیلہ مدثر واقفہ نو بعمر 8 سال گردوں میں انفیکشن، جگر میں سوزش اور نمونیہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے عزیزہ کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم عتیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 17 نومبر 2011ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام انیق احمد عطا فرمایا ہے جو مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ کا نواسہ، مکرم بشیر احمد ندیم صاحب آف نور نگر سندھ کا پوتا اور مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ جاپان کا بھتیجا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم نومولود کو احمدیت کا حقیقی خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم عرفان احمد خان صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مسعود احمد دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کی وفات پر دنیا بھر سے احمدی احباب وخواتین نے پسماندگان کے دکھ میں شریک ہو کر ان سے اظہار ہمدردی کیا۔ ہم سب اظہار تعزیت کرنے والے احباب وخواتین کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کیلئے دعا گو ہیں۔ احباب والد صاحب مرحوم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور اپنے پیاروں میں ان کا شمار کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب نائب امیر ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب واہلہ امیر ضلع عمر کوٹ کے والد محترم چوہدری محمد امین صاحب ابن مکرم صدر دین صاحب ساکن نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ مورخہ 23 نومبر 2011ء کو بعمر تقریباً 100 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز مقامی طور پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے نعش ربوہ لے جائی گئی۔ مورخہ 25 نومبر 2011ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد بیت مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم کی یادداشت بہت اچھی تھی آپ کے خاندان اکثر افراد غیر از جماعت ہیں۔ لیکن آپ بڑے خلوص کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ موصوف کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ تاہم عبادات میں شغف اور بکثرت دعاؤں کی توفیق ملتی رہی۔ البتہ آخری کچھ عرصہ شدید کمزوری کے باعث نماز ادا نہ کر سکتے تھے تو جب بھی خیال آتا فوراً نیت نماز باندھ لیتے۔ آپ تہجد گزار، کم گو اور صابر وجود تھے۔ کوشش کرتے کہ کسی پر بوجھ نہ بنوں۔ آپ نے بہت عرصہ قبل وصیت کر لی تھی اور باقاعدگی کے ساتھ ساتھ خود سیکرٹری مال کے پاس پہنچ کر چندہ ادا کرتے۔ دیگر تحریکات میں بھی دل کھول کر حصہ لیتے۔ نماز باجماعت کی بہت پابندی کرتے۔ بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتے رہتے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور پیار تھا حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے اور اگلے روز اس پر ملنے والوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے کہ حضور نے یہ فرمایا تھا۔ آپ جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ میں سیکرٹری وصایا کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب، مکرم چوہدری منیر احمد واہلہ صاحب ایک بیٹی محترمہ صفیہ اختر صاحبہ 13 پوتے اور پوتیاں 5 نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، غریق رحمت فرمائے سوگواران کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مقصود احمد صاحب ترکہ مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب)

مکرم مقصود احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 19/12 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ فہمیدہ اختر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مقصود احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ شاہدہ منظور صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم لطیف احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ فریدہ منظور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ملتان، لودھراں اور بہاولپور کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت، اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن 3۔ پلمبنگ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ / فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2012ء سے ہوگا۔
☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔
☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ھوالشافی
ہماری دواؤں کی افادیت خود آزمائیں

نام دواء	پیکنگ	قیمت
گیس تیزابیت والسر کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
قبض کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
دمہ کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
ہائی بلڈ پریشر کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
ذیابیطس کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
انجائنا کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
جوڑوں کے درد کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
الرجی کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
علاج شباب آور چھوٹا کورس / بڑا کورس		2500/1500 روپے

چھوٹی پیکنگ استعمال کر کے افادیت ملاحظہ فرمائیں افاقہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہماری ویب سائیٹ پر جا کر مفت طبی مشورہ جات ومعلومات حاصل کریں صحت سے متعلق مفید طبی مضامین وکتب مطالعہ فرمائیں ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں یہ ہر گھر کی ضرورت ہے۔ ڈاک سے ادویات کی فوری ترسیل کا بندوبست موجود ہے

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) احمد نگر ربوہ وبالمقابل سابق حامد ڈینٹل کلینک سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔
0334-6372686, 0332-7050861
www.drmazhar.com:drmazharca@yahoo.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com
(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

درستی

الفضل یکم دسمبر 2011ء کے پہلے صفحہ پر حضرت امام حسینؓ کے اقوال کے ترجمہ میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ”جھوٹ عجز ہے“ یہاں عجز سے مراد پستی اور کمزوری ہے اور یہی ترجمہ لکھا جانا چاہئے تھا۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد شاکر صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم مبارک احمد صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور کا پیدائشی طور پر ایک ہی گردہ ہے اور وہ بھی کئی عوارض کی وجہ سے فیل ہو چکا ہے۔ اب گردہ چینج کروانے کیلئے سول ہسپتال کراچی میں عرصہ تین ماہ سے داخل ہیں ان کی جلد صحت یابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ

حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ وزارت پٹرولیم کے ذرائع کے مطابق پٹرول کی قیمت میں 48 پیسے فی لٹر اضافے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ جبکہ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 4 روپے 66 پیسے فی لٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ مٹی کا تیل 3 روپے 48 پیسے اور لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 4 روپے 79 پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔ قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں پٹرول کی نئی قیمت 87 روپے 89 پیسے فی لٹر ڈیزل کی نئی قیمت 98 روپے 81 پیسے فی لٹر، مٹی کے تیل کی نئی قیمت 89 روپے 24 پیسے فی لٹر اور لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 86 روپے 78 پیسے فی لٹر ہو گئی ہے۔

ریلوے کے پاس ڈیزل ختم، بچی کھچی ٹرینیں بند

بدحالی کا شکار محکمہ ریلوے پھر مشکلات سے دو چار۔ لاہور ڈویژن ریلوے کا تیل کا ذخیرہ ختم ہو گیا جس کے باعث 18 ٹرینیں 3 روز کیلئے منسوخ کر دی گئیں۔ پاکستان ریلوے کے پاس ڈیزل ختم ہونے کے باعث ایمرجنسی نافذ کر دی گئی اور 38 ٹرینیں بند کر دی گئیں جس کی وجہ سے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا اور بچی کھچی ٹرینیں بھی بند ہونا شروع ہو گئیں۔

روس کی نیٹو سپلائی بند کرنے کی دھمکی

روس نے کہا ہے کہ جب تک یورپ کیلئے امریکی میزائل دفاعی نظام کی تعیناتی کے بارے میں اس کے تحفظات دور نہیں کئے جاتے اس وقت تک وہ افغانستان میں نیٹو فورسز کی سپلائی کیلئے اپنی سرزمین کے استعمال کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر نیٹو نے اس حوالے سے کوئی مناسب جواب نہ دیا تو نیٹو سپلائی روک دی جائے گی۔

اورکزئی ایجنسی میں جھڑپیں

اورکزئی ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز اور شدت پسندوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجہ میں 6 سیکیورٹی اہلکار زخمی جبکہ 10 شدت پسند ہلاک ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے شدت پسندوں کے 2 ٹھکانے بھی تباہ کر دیئے۔

سپریم کورٹ کا ریلوے اراضی واگزار کرانے کا حکم

سپریم کورٹ نے چاروں صوبائی چیف سیکرٹریز کو ریلوے اراضی واگزار کرانے کا حکم دے دیا اور نیب حکام کو ریلوے اراضی پر قبضوں سمیت فرانزک آڈٹ رپورٹ کی روشنی میں کرپشن کے ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت کر دی ہے۔

ہانگ کانگ میں عمارت آتشزدگی

ہانگ کانگ کے علاقے مونگ کوک میں ایک رہائشی عمارت جس میں قائم چھوٹے کیوبیکل گھروں جن کو ہانگ کانگ میں کیج ہاؤس بھی کہا جاتا ہے میں آتشزدگی کے نتیجہ میں 9/افراد جھلس کر ہلاک اور 30/افراد زخمی ہو گئے۔

بولیویا میں پولیس کے ساتھ جھڑپیں

لاپاز میں سینکڑوں طلباء یونیورسٹی فنڈز کی کٹوتی حکومتی فیصلے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس موقع پر پولیس نے طلباء کو منتشر کرنے کیلئے ان کے خلاف لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کا استعمال کیا جس کی وجہ سے 30 طلباء شدید زخمی ہو گئے۔

شمالی کوریا نے کم افزودگی کے حامل یورینیم کی پیداوار شروع کر دی

شمالی کوریا نے کم افزودگی کی حامل یورینیم کی پیداوار شروع کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ شمالی کوریا کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ شمالی کوریا نے لائٹ واٹر ری ایکٹر اور یورینیم کی تجرباتی پیداوار شروع کر دی ہے جو کہ کم افزودگی کی حامل ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔دسمبر	
طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ
زدجام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700
زدجام عشق خاص -/9000 | معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

گرما گرم ورائٹی، ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ گرلز سوٹ
1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر۔ بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

FR-10

برائڈل سوٹ۔ فینسی سوٹ، انڈین ساڑھی لہنگا اور بہت کچھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد ٹیلیٹی سٹور ربوہ

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003